سوال

(94)عرش مخلوق ہے اوراس کی مخلوقیت پر یہ حدیث دلیل صریح ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عرش مخلوق ہے اوراس کی مخلوقیت پر یہ حدیث دلیل صریح ہے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عن ابی رزین العقیلی قال قلت یارسول اللہ این کان ربنا قبل ان یخلق السموت والارض قال کان فی عماء مافوقه ہواء وماتحته ہواء ثم خلق العرش ثم استوی علیه رواہ الترمذی وابن ماجة واسنادہ حسن کذاقال الامام الذہبی وعن مجاہد قال قال عبداللہ بن عمر خلق اللہ اربعة اشیاء بیدہ العرش والقلم وادم وجنة ثم قال لسائر خلقه کن فکان فال الامام الذہبی اسنادہ جید-

اگرکوئی نہیں دیکھااورمیں اس شخص کوجاہل سمجھتا ہوں جوان کو کافر نہ کہے میں پرواہ نہیں کرتا خواہ جہمی اور رافضی کے پیچھے نماز پڑھوں یا یہود اورنصاری کے اورنہ ان پر سلام ڈالاجاوے اورنہ ان کی بیمارپرسی کی جاوے اورنہ ان سے نکاح کیا جاوے اورنہ ان کا جنازہ پڑھا جاوے اورنہ ان کا ذبیحہ کھایا جاوے ، امام ابواحمد کرجی نے اپنی کتاب بہ عقیدہ کرجی میں اہل اسلام کے عقائد میں سے یہ عقیدہ لکھا ہے : ۔

نمبر ا : ۔ ابورزین عقیلی سے روایت ہے ، کہ میں نے عرض کی یارسولؐ اللہ ہمارارب زمین وآسمان کے پیدا کرنے سے پہلے کہاں تھا آپؐ نے فرمایا عمائین ، یعنی کوئی چیز ساتھ نہ تھی جس کے اوپراورنیچے دونوں طرف خلوہے پھر عرش کو پیدا کیا اورپھر بلند ہوا عرش پراس کو ترمذی اورابن ماجہ نے روایت کیا اوراس کی اسناد حسن ہے ، امام ذہبی نے ایسا ہی کہا اورمجاہد سے روایت ہے اورعبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نےاپنے ہاتھ کے ساتھ چارچیزیں پیدا کیں ، عرش ، اور قلم ، ادم ، اورجنت پھرباقی مخلوق کو پیدا فرمایا کہ ہوجاپس ہوگئی امام ذھبی نے کہااس کی اسناد کھری ہے ۔

کان ربنا عزوجل وحدہ لاشئی معه ولامکان یحویه فخلق کل شئی بقدرته وخلق العرش لالحاجة الیه فاستوی علیه-

امیرالمومنین قادرباللہ کا بھی ایک معتقد مشہور ہے جوبغداد کے اماموں اورعالموں کے سامنے پڑھاگیااوروہ ہے عقیدہ اہل سنت اورجماعت کااس معتقدمیں لکھا ہے : ۔ وانه خلق العرش لالالحاجة سواستوی علیه کیف شاء لااستواء راحة-

نمبر ۲ : ۔ ہمارارب عزوجل اکیلا ہی تھانہ کوئی چیزاس کے ساتھ تھی نہ کومکان اس کا حاوی تھاپس اس نے ہرچیز کوقدرت سے پیدا کیااورعرش کو پیدا کیا بغیراحتیاجی کے طرف اس

کا پھر اس پر بلند ہوا،

نمبر ۳: ۔ اللہ تعالی نے عرش کو باوجود عدم احتیاج کے پیدا کیا اور اس پر جس طرح چاہا بلند ہوا نہ قرار پکڑنا راحت کا۔

تفسیر قرطبی میں ہے :۔

ولم ینکراحد من السلف الصالح ان استوی علی عرشہ حقیقۃ وخص عرشہ بذاک لانہ اعظم مخلوقاتہ۔

اللہ تعالے کے عرش پر قائم ہونے کا سلف صالح سے کسی ایک نے انکار نہیں کیا اور عرش کو اس کے لئے اس واسطے خاص کیا کہ وہ اس کی سب سے بڑی مخلوق ہے، حافظ ابن ابی شیبہ کتاب العرش میں لکھتے ہیں :۔

تواترت الاخبار ان اللہ تعالی خلق العرش فاستوی علیہ فھو فوق العرش۔

متواتر حدیثوں سے ثابت ہے کہ اللہ تعالے نے عرش کو پیدا کیا پھر اس پر بلند ہوا پس اللہ عزو جل عرش کے اوپر ہے، کل اہل اسلام کا اتفاق ہے، کہ اللہ عزو جل قدیم ہے، جو شخص غیر اللہ کے قدم کا قائل ہوجاوے، وہ غیر اللہ عرش ہو یا آسمان وزمین یا غیرہ وہ شخص مشرک کافر ہے کیونکہ قدم صفت مختصر باری تعالے ہے اس کو غیر کے واسطے ثابت کرنا شرک اور کفر ہے تعجب ہے آج کل کے نوخیز مفسروں سے ایک (چکڑالوی) تو کہے کہ عرش صفت باری قدیم غیر مخلوق ہے اور ایک (تنوی) کہتا ہے، کہ عرش آسمان وزمین سے بھی پیچھے پیدا ہوا یہ دونوں حضرات بہت باتوں میں اہل اسلام سے علیحدہ چال چلتے ہیں، ہداہما اللہ تعالے الی صراط مستقیم۔

حررہ عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی عفا اللہ عنہما (فتاوی غزنویہ نمبر ۱۵۵)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 10 ص 292

محدث فتویٰ